اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ

جلد ۲۶ | ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۴ر نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵۴

ایک نہائت ہی شرمناک فعل

عورت کی مردوں کے ساتھ کشتی

حال میں ایک مسلمان اخبار نے مسلمانوں کی ابتر حالت کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ:-

"آج کل دُنیا بھر کی بد مذاقیاں بدبختی سے مسلمانوں ہی کے اندر جمع ہو گئی ہیں"

لیکن جس شرمناک واقعہ کے پیشِ نظر یہ الفاظ کہے گئے ہیں۔ اس کے لحاظ سے یوں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ:-

"آج کل دُنیا بھر کی بے حیائیاں مسلمانوں کے اندر جمع ہوتی جا رہی ہیں"

ہندوستان کی دوسری اقوام کو جانے دیجئے۔ کہ ان میں عورتوں کی آزادی اس حد تک نہیں پہونچی جس حد تک یورپ۔ اور امریکہ کی عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن آج تک کسی یوروپین عورت کے متعلق بھی یہ سننے میں نہیں آیا۔ کہ اس طرح جگہ جگہ اعلان کرکے اور ہزارہا مردوں کے مجمع میں لنگر لنگوٹ کس کر اس نے مردوں سے زور آزمائی کی ہو۔ اور باقاعدہ کشتی لڑی ہو۔ یہ بدبختی اور بے حیائی صرف ان لوگوں کے لئے مقدر تھی۔ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور جو دعوے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے متعلق وُہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اس میں ان کو اور ان کی عورتوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ اور یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ۔ یعنی مسلمان مردوں اور عورتوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ یعنی کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کی طرف اور کوئی عورت کسی غیر محرم مرد کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ پھر عورتوں کو حکم ہے۔ کہ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ یعنی وہ اپنی اوڑھنیاں گریبانوں تک اوڑھے رہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ ارشاد ہے۔ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ یعنی وہ اپنے پاؤں زمین پر اس طرح مار کر نہ چلیں۔ کہ جس سے ان کی کسی پوشیدہ زینت کا اظہار ہوتا ہو:-

جن لوگوں کے لئے عورتوں کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ احکام نازل ہو چکے ہیں۔ ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والی کوئی عورت اگر لنگوٹ باندھ کر مردوں سے کشتیاں لڑتی۔ کسی کو گراتی اور کسی سے گرتی ہے اور ہزارہا مردوں کو اپنا یہ تماشا دکھاتی پھرتی ہے۔ تو یہ کس قدر شرم کا مقام ہے افسوس یہ کلنک کا ٹیکہ بھی مسلمانوں کے لئے مقدر تھا۔ چنانچہ حال ہی میں یو۔ پی کی ایک عورت جس کا نام امید بانو ہے۔ پنجاب میں آکر کئی مقامات پر مجمع عام میں کشتی لڑ چکی ہے:-

کہا جا سکتا ہے۔ کہ کسی ایک عورت کی کسی حرکت کی بناء پر خواہ وُہ کیسی ہی حیا سوز کیوں نہ ہو۔ کسی قوم کو زیر الزام نہیں لایا جا سکتا۔ یہ درست ہے لیکن اس کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے کہ وہ قوم اس حرکت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھے۔ اور اس کے خلاف نفرت کا اظہار کرے۔ اس کی بجائے اگر عام طور پر اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے اور اس کے لئے بڑے شد و مد سے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ تو پھر یقیناً اس قوم پر بھی الزام آئے گا۔ بلکہ اسی کو اس بے حیائی کا بانی مبانی قرار دیا جائے گا:-

نہائت ہی افسوس کا مقام ہے کہ امید بانو کے اس حیا سوز فعل کے خلاف کسی جگہ کے مسلمانوں میں بھی کوئی ہلچل پیدا نہیں ہوئی۔ جالندھر میں ایک معمولی سا جلسہ اس کے خلاف کیا گیا۔ لیکن بالفاظ اخبار "ملاپ" وہاں کے ہی ایک مولوی صاحب نے یہ فتوےٰ دیدیا۔ کہ "قرآن کے رُو سے اس کی ممانعت نہیں"۔

باقی امرتسر اور لدھیانہ میں خود مسلمان اس کشتی کا انتظام کرتے رہے۔ اور زیادہ مسلمان ہی ٹکٹ خرید کر کشتی دیکھنے کے لئے جمع ہوتے رہے۔ البتہ اس موقعہ پر بھی اس قدر "غیرت" ضرور دکھائی گئی۔ کہ مقابلہ مسلمان پہلوان ہی کراتے رہے۔ اگر ہندو امید بانو کی کشتیوں کے منتظم ہوتے۔ یا اس کا جوڑ کسی جگہ کسی ہندو پہلوان سے ڈالا جاتا۔ تو نہ معلوم مسلمان اس کے خلاف کس قدر شور برپا کرتے۔ اور ایسے ہندوؤں کو اسلام میں دست اندازی کے مجرم قرار دے کر کشتنی اور گردن زدنی سمجھتے مگر اب جبکہ ہر جگہ کشتی کرانے کے منتظم خود مسلمان تھے۔ اور کشتی لڑنے والے پہلوان بھی مسلمان۔ تو کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی:-

پھر امرتسر میں تو جہاں سے اس نہایت ہی شرمناک فعل کی ابتدا ہوئی۔ حد ہی ہو گئی۔ اس دنگل کے منتظمین نے تاریخ مقررہ سے کئی روز قبل مختلف قسم کے اشتہارات شائع کئے جن میں ایک طرف تو کریم بخش پہلوان کے مقابلہ میں امید بانو کی لنگوٹ بند تصویر بھی بنائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دوسری طرف لکھا گیا کہ:۔

اہالیان امرت سر کی خوش قسمتی ہے کہ ہماری دن رات کی کوشش سے ہندوستان کی نامور عورت پہلوان امید بانو نے امرت سر جیسے پر مذاق اور زندگی بخش شہر میں کشتی کے جوہر دکھانا قبول فرما لیا ہے"۔

غور فرمائیے اہالیان امرتسر اور خاصکر مسلمانان امرت سر کی کتنی بڑی خوش قسمتی تھی۔ کہ ایک مسلمان عورت نے لنگوٹ باندھ ایک مسلمان پہلوان کے ساتھ ہزارہا کے مجمع میں کشتی لڑی۔ اور خوش قسمتی کا یہ سامان مہیا کرنے والے وہ احرار تھے جو اپنے آپ کو اسلام کے واحد اجارہ دار بتاتے ہیں۔ پھر اس خوش قسمتی کے اعلان کے لئے جو اشتہار چھاپے گئے۔ اور جن میں امید بانو کی پہلوانی رنگ کی تصویر بھی بنائی گئی۔ وہ فرقہ اہلحدیث کے سردار اور اخبار "اہلحدیث" کے ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پریس میں چھاپے گئے:

ان سب امور کو پیش نظر رکھ کر سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ آج اسلام کو سب سے زیادہ بدنام کرنیوالے اور نقصان پہونچانیوالے خود مسلمان ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ انکی حالت پر رحم کرے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بفضل خدا خیر و عافیت ہے۔

چودہری صادق علی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان دنوں زیادہ علیل ہیں۔ احباب رمضان المبارک کی دعاؤں میں ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

سیرت المہدی کے متعلق ضروری اعلان

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آجکل میں سیرت خاتم النبیین کے علاوہ سیرت المہدی حصہ سوم کی تالیف بھی کر رہا ہوں۔ اور امید ہے کہ یہ مجموعہ انشاء اللہ عنقریب ہی شائع ہو جائے گا۔ لہذا اگر کسی دوست کے نزدیک سیرت المہدی حصہ اول و دوم میں کوئی قابل اصلاح بات ہو۔ یا سیرت المہدی حصہ سوم کے لئے ان کے پاس سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روایات کا کوئی مواد ہو۔ تو اس سے مجھے جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔ تا کہ اس مجموعہ میں قابل اصلاح باتوں کی اصلاح درج کر دی جائے۔ اور مزید روایات کو بھی شامل کر لیا جائے۔

حضرت بابا نانک کے سوانح حیات اور انکی تعلیم

پر چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

دہلی سے "آواز" کے نام سے ریڈیو پروگرام پر مشتمل جو رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں ۷ نومبر ۱۹۳۸ء کو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کے جنم دن کی تقریب پر ایک خاص پروگرام شائع کیا گیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ اس دن ۸ بجکر دس منٹ شام کو آنریبل ڈاکٹر چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا دہلی ریڈیو سٹیشن سے "بابا نانک کے سوانح حیات اور ان کی تعلیم" پر تقریر فرمائیں گے۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

اس دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے ماہ جون میں احباب تک بھجوائی جا چکی ہے تا احباب اور جماعتیں آخر نومبر ۱۹۳۸ء تک بسہولت یکمشت یا بذریعہ اقساط یہ رقم ادا کر سکیں۔ پھر دوسری سہولت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرما دی تھی۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح کو گھٹا کر بجائے پندرہ فی صدی کے دس فی صدی مقرر فرما دی۔ لیکن افسوس ہے کہ ان سہولتوں کے باوجود بعض احباب کی طرف سے اس چندہ کی ادائیگی میں وہ سرگرمی ظاہر نہیں ہو رہی جو ہونی چاہیئے

اب جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور جماعتوں کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی چندہ جلسہ سالانہ جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

احباب کو معلوم ہوگا کہ گزشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ پس اس چندہ کی فراہمی اور ادائیگی کے لئے لازمی چندوں کی طرح جدوجہد ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک دوست سے اس کی آمد کے مطابق $\frac{1}{10}$ شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جماعت کی خواتین کو بھی اس چندہ میں شریک کیا جائے۔ کہ وہ بھی علی قدر مراتب چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے متعلق ضروری اعلان

امسال سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۱۱ دسمبر مقرر کی گئی ہے۔ اس دن ضروری ہے۔ کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ حسب دستور سابق شان و شوکت کے ساتھ جلسے منعقد کریں۔ اور ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر پوری تیاری کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ غیر مذاہب کے لوگ ان میں بکثرت شامل ہوں۔ تا انہیں معلوم ہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات کن بے نظیر صفات کی حامل ہے۔ امید ہے کہ احباب سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کو ان کی مقررہ تاریخ میں پورے اہتمام کے ساتھ منائیں گے۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کے انعقاد کی اہمیت گزشتہ کئی سالوں کے تجربہ سے جماعت احمدیہ پر اچھی طرح واضح ہو چکی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسے جلسوں کو ثواب عظیم کا موجب بتاتے ہوئے حقیقی مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ سوانح نبویہ کو لوگوں پر ظاہر کریں۔

پس احباب اپنے فرض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کی جدوجہد کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان جلسوں میں غیر مذاہب کے سنجیدہ اور غیر متعصب لوگ بھی بکثرت شامل ہوں۔ تا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور فضائل سے وہ آگاہ ہو سکیں۔ مضامین کی تعیین عنقریب کی جائے گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۵ کی سماعت۔ بٹالہ ۲ نومبر۔ مندرجہ صدر عنوان مقدمہ کی سماعت کے لئے آج کی تاریخ مقرر تھی مگر مقدمہ بغیر کسی کارروائی کے ۱۲ نومبر پر ملتوی ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک سے تعلق رکھنے والی بعض اہم نیکیاں

(۳)

زبان کو قابو میں رکھنا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ روزوں کے ذکر پر فرمایا۔ جو شخص روزہ رکھنے کے باوجود جھوٹ بول لیتا۔ یا کسی اور رنگ میں اپنی زبان کا ناجائز استعمال کرتا ہے اُسے روزے کا کوئی ثواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے فاقہ کیا۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے روزہ رکھا۔ کیونکہ روزہ صرف کھانے پینے سے رُکنے کا نام نہیں۔ بلکہ تمام منہیات سے باز رہنے اور ہر قسم کے فسق و فجور کے کاموں سے مجتنب رہنے کا نام ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ باقی ایام میں جھوٹ بول لینا۔ یا زبان کے دیگر عیوب میں مبتلا رہنا کوئی ناپسندیدہ بات نہیں کیونکہ اگر اسے تسلیم کر لیا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اسلام بعض اوقات بدی کی بھی اجازت دے دیتا ہے۔ جو کسی صورت میں درست نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اور ایام میں بھی جھوٹ بولنا یا غیبت کرنا یا چغلخوری سے کام لینا اللہ تعالےٰ کو اپنے اوپر ناراض کرنا ہے۔ لیکن اگر کوئی روزہ رکھ کر ان امور کا ارتکاب کرتا ہے تو وُہ دوہرا مجرم ہے۔ یعنی نہ صرف وُہ ان افعالِ بد کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کو ناراض کرتا ہے۔ بلکہ اپنے روزہ کو بھی باطل کرتا۔ اور رمضان المبارک کی بے حرمتی کا مرتکب ہو کر اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں زیادہ قابلِ مواخذہ ٹھہرتا ہے۔

پس روزوں کے دن بالخصوص احتیاط کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح ان ایام میں ایک شخص نیکی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھا کر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ کوئی شخص اس الٰہی خلعت کی بے حرمتی کر کے اس کے عتاب کا مورد نہ بن جائے۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزوں کے ذکر میں زبان کے عیوب کی طرف امتِ محمدیہ کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ اس لئے ان ایام میں ایک بڑی نیکی یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اپنی عقل اور اپنی فکر کو اس کے آگے بطور پہرہ دار کھڑا کرے اور خوفِ خدا کو ان پہرہ داروں کی نگرانی کے لئے مقرر کرے۔ اور یہ دیکھتا رہے کہ وُہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت سے کام تو نہیں لے رہے۔ صوفیائے کرام نے اسی وجہ سے خاموشی کو نیکی کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ اور کثرتِ کلام۔ اور ہر وقت کی بک بک کو روحانیت کے لئے سمِ قاتل ٹھہرایا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو شخص یونہی بے موقعہ و بے محل کثرت سے باتیں کرنے کا عادی ہوگا۔ وُہ کبھی جھوٹ بول دے گا۔ کبھی غیبت کرے گا۔ کبھی متکبرانہ دعوے کر دے گا۔ کبھی فحش گوئی پر اتر آئے گا۔ کبھی تکرار کرنے لگ جائے گا۔ کبھی مبالغہ سے کام لیگا۔ کبھی خودستائی کرنے لگ جائے گا۔ کبھی لوگوں کو عیوب بیان کرے گا۔ کبھی استہزاء سے کام لے گا۔ کبھی دوسروں کی تحقیر و تنقیص کرے گا۔ کبھی لغو بحثوں میں مشغول ہو جائے گا۔ کبھی باتوں باتوں میں اپنے عیوب کا ہی ذکر کرنے لگ جائے گا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی ستاری کی چادر کا کونہ اپنے اوپر سے اٹھا دے گا۔ کبھی امورِ باطلہ کا ذکر کرنے لگ جائے گا۔ مثلاً عورتوں یا عیاشیوں کا ذکر۔ کبھی دوسرے کی بات کو کاٹ ڈالے گا۔ کبھی کسی کے راز کا اظہار کر دے گا۔ کبھی یونہی قسمیں کھانے لگ جائے گا۔ کبھی جھوٹا وعدہ کر دے گا۔ اور کبھی تصنع اور تکلف سے کلام کرے گا٭

غرض بیسیوں گناہ ہیں۔ جو محض اس وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں کہ انسان اپنی زبان کی نگہداشت نہیں کرتا۔ اور اس طرح اس کا وُہ ایمان جو دل کے رستہ اس کے اندر داخل ہوا ہوتا ہے زبان کی راہ سے اس کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی امر کا صحابہؓ پر اظہار کرنے کے لئے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو۔ مفلس کون ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم و دینار ہوں۔ نہ مال و اسباب۔ فرمایا۔ تم تو دُنیوی باتوں کی طرف چلے گئے۔ سنو وہ مفلس نہیں۔ جو چند روزہ حیات میں مفلس ہے۔ بلکہ اصل مفلس وُہ ہے۔ جو قیامت کے دن اللہ تعالےٰ کے سامنے ایسی حالت میں حاضر ہوگا۔ کہ اس نے دُنیا میں نمازیں بھی پڑھی ہوں گی۔ اس نے دُنیا میں روزے بھی رکھے ہوں گے اس نے دُنیا میں زکوٰتیں بھی دی ہوں گی۔ مگر اس کے ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کو مارا ہوگا۔ پس خدا اس وقت اس کی تمام نیکیاں ان ظلموں کے عوض ان لوگوں کو دے دے گا۔ جن کا اس نے قصور کیا ہوگا۔ اور اگر اس کی نیکیاں لوگوں کے حقوق ادا ہونے سے پہلے ختم ہو گئیں۔ تو اللہ تعالےٰ دوسروں کے گناہ اس کے سر ڈال دے گا۔ اور پھر اسے دوزخ کی آگ میں جھونک دیگا۔

یہ کتنا سخت وعید ہے۔ کون مسلمان ہے۔ جو اسے سُنے۔ اور اس کا دل کپکپا نہ اٹھے۔ پھر کس قدر تعجب ہے۔ کہ بعض لوگ روزے تو رکھتے ہیں۔ مگر ان کی زبان درانتی کی طرح چلتی چلی جاتی ہے اور وہ اس امر کو نہیں دیکھتے۔ کہ ان کی زبان کی قینچی نے اپنے کسی دوست کی عزت کو چاک کیا ہے۔ یا کسی دشمن کی آبروریزی کی ہے۔ پھر اگر زیادہ لحاظ کیا۔ تو صرف اتنا کریں گے۔ کہ کسی کے سامنے کوئی بات نہیں کریں گے۔ مگر ادھر اس نے پیٹھ پھیری اور ادھر انہوں نے اس کی عیب چینی کرنی شروع کر دی۔ اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اس میں یہ عیب ہے۔ اس میں وُہ عیب ہے۔ حالانکہ غیبت کی شریعت نے شدید ممانعت کی ہے۔ اور اسے مردار کے گوشت سے مشابہت دی ہے۔ مگر وہ ہیں۔ کہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ زیادہ تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ بعض لوگ غیبت کی تعریف کچھ اور سمجھتے ہیں۔ وُہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی کا کوئی ایسا عیب بیان کیا جائے۔ جو اس میں نہ پایا جاتا ہو تب تو وہ غیبت ہے لیکن اگر وہ عیب واقعہ میں اس میں پایا جاتا ہو۔ تو یہ غیبت نہیں۔ حالانکہ غیبت تو کہتے ہی اس عیب کے بیان کرنے کو ہیں۔ جو سچ مچ کسی میں پایا جاتا ہو اور اس کی عدم موجودگی میں اس کا ذکر کیا جائے ورنہ اگر کسی کے متعلق کوئی ایسا عیب بیان کیا جائے۔ جو دوسرے میں نہیں۔ تو یہ غیبت نہیں۔ بلکہ بہتان ہے۔ پھر بعض لوگ زندوں کی بجائے مُردوں کی غیبت کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ جس طرح زندوں کی عیب چینی ممنوع ہے۔ اسی طرح مُردوں کی عیب چینی بھی ممنوع ہے بلکہ مُردوں کے کسی عیب کا ذکر کرنا تو بہت زیادہ جرم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ زندوں سے تو پھر بھی انسان معافی مانگ کر اپنے قصور کا ازالہ کر سکتا ہے۔ مگر جو لوگ اس جہان سے گزر گئے۔ ان سے معافی مانگنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔

پھر اس لحاظ سے بھی یہ طریق سخت ناجائز ہے۔ کہ اگر مردہ جہنمی ہے تو اس کی سزا کے لئے جہنم کافی ہے۔ اس کی برائیوں کے ذکر کا کیا فائدہ اور اگر جنتی ہے۔ تو جنتی کی عیب چینی کے معنے ہی کیا ہوئے جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ اس کے کسی عیب کا بیان کرنا تو یہ معنے اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ یہ اپنے آپ کو خدا سے بھی زیادہ باغیرت سمجھتا ہے۔ کہتے ہیں ماں سے زیادہ چاہے کٹنی چاہے۔ جسے خدا نے بخش دیا ہو۔ اس کے تعلق ہم کون ہیں۔ کہ کہیں اس میں یہ یہ عیب تھے یہی وجہ ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویهم (ترمذی ابواب الجنائز) کہ مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ ان کی بدیاں نہ بیان کیا کرو۔ اور حقیقت تو یہ ہے اگر انسان اپنے نفس کے عیوب پر غور کرے۔ تو اپنے اندر ہی وہ اتنے عیوب پائے گا۔ کہ اگر وہ ان کی اصلاح کرنے لگ جائے تو اسے دوسروں کے عیوب بیان کرنے کی فرصت ہی نہ ملے۔ مگر بات یہی ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی دکھائی دینے لگتا ہے۔

بہر حال زبان کو ہر قسم کے عیوب جھوٹ۔ فریب۔ مکر۔ دغا۔ استہزاء بدکلامی۔ بے حیائی اور لغو باتوں سے بچا کر اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رکھنا چاہئیے۔ تا نامۂ اعمال میں نیکیاں ہی نیکیاں ہوں۔ بدیوں کا کہیں ذکر نہ ہو۔

مسجد اقصیٰ - رمضان المبارک - درخواست دعا

گزشتہ سال اخبار الفضل میں چند مضامین مسجد اقصےٰ کے متعلق شائع ہوئے تھے۔ آخری مضمون جو اس ضمن میں شائع ہوا۔ وہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا تھا جس میں آپ نے اس خیال کا اظہار فرمایا تھا کہ مسجد اقصےٰ مسجد فضل لنڈن ہے اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحاریر اور آپ کے وقت کے اخبارات اور جمہور صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے یہ ثابت ہے کہ مسجد اقصےٰ قادیان کی اس مسجد کا نام ہے۔ جس میں منارۃ المسیح بنایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اشتہار چندہ منارۃ المسیح ضمیمہ خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی۔ اب شوکت اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات اور بھی بنائے گئے۔ لہذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے...... اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔"

صفحہ ب پر فرماتے ہیں۔

"اب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے۔ ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے"

پھر فرماتے ہیں:-

"جبکہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے۔ اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصہ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصےٰ ہے۔ کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے۔ اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے۔ لہذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے۔ بہت ہی بعید ہے سو اس وجہ سے مسجد اقصیٰ کہلانے کے لائق ہے۔ اور اس مسجد اقصیٰ کا منارہ اس لائق ہے۔ کہ تمام میناروں سے اونچا ہو" صث

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج کی مکانی و زمانی قسمیں لکھ کر فرماتے ہیں۔

"پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہونچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا۔ برکات اسلام کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہونچا دیا۔ پس اس پہلو کی رو سے جو اسلام کے انتہا زمانہ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصےٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔" صج

پس بلاشبہ مسجد اقصےٰ وہی ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ لیکن اس لحاظ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی انتہائی ترقی اس وقت ہوگی۔ جبکہ آفتاب اسلام مغرب سے طلوع کرے گا۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بیت المقدس عیسائیت کا سنٹر تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک معراج مکانی میں اس طرف اشارہ تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس قدر فتوحات حاصل ہوں گی۔ کہ آپ کے صحابہ بیت المقدس کو بھی فتح کریں گے۔ جیسا کہ آپ کے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ فتح حاصل ہوئی۔ اور یہود کا کعبہ حقیقی معنوں میں اسلامی مسجد کی صورت میں تبدیل ہو گیا

اسی طرح سیر زمانی کے لحاظ سے مسیح موعود کا زمانہ جو برکات آسمانی کا زمانہ ہے۔ اسمیں مکانی لحاظ سے آپکی برکات روحانیہ کے انتہائی انتشار کا مقام اور روحانی فتوحات کے انتہائی کمال کی جگہ بلاد مغربیہ اور ان میں سے خاصکر لندن شہر ہے۔ جو اس زمانہ میں تبلیغ عیسائیت کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جہاں سے دنیا کے چاروں طرف مبلغ بھیجے جاتے ہیں۔ اور بلاریب دنیائے مادیت کا بھی سب سے بڑا مرکز یہی شہر ہے۔ اور یہی سر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا۔ کہ آپ لندن شہر میں ایک منبر پر کھڑے ہیں۔ اور اسلام کی خوبیاں بیان فرما رہے ہیں۔ اور اس کے بعد آپ نے سفید پرندے پکڑے۔ پس تکمیل اشاعت اسلام اس وقت اپنی انتہا کو پہونچ جائے گی۔ جب ان لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے گی۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا ہیبتناک نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کریگا۔ اور جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں وہ اسی دنیا میں بباعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا مونہہ دیکھ لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ مسیح موعود کی جماعت کے لئے بڑے بڑے نشان دکھائے گا۔ یہاں تک کہ تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنے اسلام پر جمع کر دیگا۔ اور وہ مسیح کی آواز سنیں گے اور اسکی طرف دوڑینگے۔ تب ایک ہی چوپان اور ایک ہی گلہ ہوگا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم) اور یہ اسلام کی ترقی اور عروج کا انتہائی نقطہ ہوگا پس مسجد فضل لنڈن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی برکات روحانیہ کے انتشار کے ابعد مقام میں ہونے کی وجہ سے اقصیٰ کہا جا سکتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج زمانی کے لحاظ سے مسجد اقصےٰ وہی ہے جو قادیان میں ہے۔

مسجد فضل لنڈن کیساتھ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد میں تیار ہوئی۔ اور حضور نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد رکھا بہت سی برکات وابستہ ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ایک مفتاح ہے۔ ان فتوحات کی جو آئندہ زمانہ میں مغربی بلاد میں ہونے والی ہیں۔ اس لئے میں تمام دوستوں سے بعد منت درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ یہاں کے لوگوں کی ہدایت کے لئے درد دل سے دعائیں فرمائیں۔ کیونکہ اس قسم کی بے آب وگیاہ اور بنجر اور قحط زدہ زمین میں روحانی ترو تازگی اور سبزہ زاری اور شادابی وسیرابی کا دکھائی دینا بجز آنکھ کے پانی کے ممکن نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایسے انقلاب کے لئے فرمایا ہے کہ جماعت کو چاہئے کہ وہ دعاؤں میں لگی رہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں پھر ماہ رمضان المبارک تک زندہ رکھا۔ یہ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ جس میں کثرت سے انتشار روحانیت اور فرشتوں اور رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ اور عباد اللہ الٰہی ارشاد کے ماتحت اکل وشرب سے رک کر اور ملکی صفات کو اپنے اندر پیدا کر کے جب مضطربانہ حالت میں آستانہ الٰہی پر گرتے ہیں۔ اور محبوب ازلی کو پکارتے ہیں۔ تو وہ ان کے قریب ہوتا ہے اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور جس مقصد کے لئے میں نے دوستوں سے دعا کے لئے درخواست کی ہے۔ اس کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے اور یہ بتانے کے واسطے کہ وہ کس رنگ میں دعائیں کریں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا بطور نمونہ لکھ دینا چاہتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اے ہمارے پیارے خدا۔ ان (عیسائیوں) کو مخلوق پرستی کے اثر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانہ کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کانٹوں میں سے زخمی لوگوں کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمہ سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے۔ کسی انسان کے خون میں نجات نہیں۔ اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زمانہ گزر گیا ہے۔ اب ان پر تو رحم کر اور ان کی آنکھیں کھول دے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے۔ اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش۔ اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچا لے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا سن۔ اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر۔ تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے۔ کس کے ضمیر میں ہے۔ کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑ دیں گے اور تیری آواز سنیں گے۔ پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر۔ کہ آخر وہ تیرے بندے ہیں۔ بلکہ ان پر رحم کر۔ اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ ہر ایک قفل کی تیرے ہاتھ میں کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے سو میں تیرے منہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ میں نامرادی سے مروں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جو کچھ تو نے اپنی مرضی سے مجھے وعدے دئے ہیں۔ ان وعدوں کو تو ضرور پورا کرے گا۔ کیونکہ تو ہمارا خدا صادق خدا ہے۔ اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بہشت کیا ہے۔ بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں۔ تو میرا بہشت مجھے عطا کر۔ اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے۔ کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے۔ اس سے وہ بے خبر ہیں۔ اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھ کو ہیں۔ آمین ثم آمین (مکتوبات احمدیہ جلد سوم)

ہم سراسر کمزور و ناتواں ہیں۔ غلطیوں اور قصوروں کے مجسمے۔ پس ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمارے گناہوں کو بخشے اور اپنی جناب سے ہمیں علم عطا فرمائے۔ اور وہ تجاویز الہام کرے جن کے اختیار کرنے سے ہم صحیح طور پر خدمت سرانجام دے سکیں۔ نیز تکمیل ترجمہ قرآن کیلئے بھی دعا فرماتے رہیں۔ اور ایسے دوستوں سے جو اس غرض کے لئے ماہ رمضان میں دعائیں فرمائیں۔ میری درخواست ہے۔ کہ ماہ رمضان کے متصل دس دن اور بھی دعائیں فرمائیں۔ تا چالیس دن پورے ہو جائیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ چالیس کے عدد کو دعا کی قبولیت میں ایک قسم کا دخل ہے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

عاجز اپریشن پتھری کے بعد ایک ماہ شفاء خانہ نور میں رہ کر اب باجازت ڈاکٹر صاحبان اپنے مکان میں آ گیا ہے۔ زخم مندمل ہو رہا ہے۔ سوزش کی جو بہت تکلیف تھی۔ وہ نہیں رہی۔ لیکن ہنوز تھوڑا درد پیشاب کے وقت ہوتا ہے اور پیشاب بار بار آتا رہتا ہے۔ یہ حملہ بیماری کا اور اس عمر میں اپریشن بظاہر تو بچنے کی امید نہ تھی۔ مگر احباب اور عزیز جو کثرت سے دعائیں کرتے رہے اللہ تعالےٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور عاجز کو نئی زندگی عطا فرمائی۔ جس کے واسطے پھر دعا ہے۔ کہ جتنی بھی ہو۔ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے ہو دردوں کی شدت کے وقت میں تو چاہتا رہا۔ کہ خاتمہ بالخیر ہی ہو جائے۔ تو میں اس مصیبت سے بچ جاؤں۔ مگر ہوتا وہی ہے۔ جو خدا چاہے۔ میرے واسطے دعا کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ میں ان کے حق میں یہ دعا کرتا رہا۔ اور کرتا ہوں۔ کہ اللہ کریم اپنے فضل سے ان کی سب دعائیں قبول کرے۔ ان کی وہ دعائیں بھی قبول کرے جو انہوں نے میرے حق میں کیں۔ ان کی وہ دعائیں بھی قبول کرے۔ جو انہوں نے اپنے لئے کیں۔ اور ان کی وہ دعائیں بھی قبول فرمائے جو انہوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے واسطے کیں۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی مہربانیوں اور شفقتوں کا کیونکر شکریہ ادا کروں۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ جو ان کو میری طرف سے جزائے خیر دے اور انہیں اور ان کے اہل وعیال کو صحت وعافیت اور ترقی درجات کے ساتھ لمبی اور خوشحالی کی زندگیاں مرحمت فرمائے۔ اور ان کے ساتھ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب و ڈاکٹر محمد احمد صاحب کا اور شفاخانہ کے دیگر اسٹاف کا بھی شکریہ ہے جو محبت کے ساتھ طبی خدمات میں مصروف رہے۔ باہر سے بھی بہت سے دوستوں کے ہمدردی کے خطوط آتے رہے۔ جو میں سنتا رہا اور دعائیں کرتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپریشن کے دن خود شفا خانہ میں تشریف لے گئے میں ہنوز کلورا فارم کے زیر اثر تھا۔ مگر مجھے خواب کی طرح یاد ہے۔ کہ کسی نے کہا "حضرت صاحب تشریف لائے" اور حضور سفر سندھ میں برابر ٹیلیفون پر عاجز کا حال دریافت کرتے رہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ حضور کو اپنے خدام کا کس قدر خیال اور فکر رہتا ہے۔ میں احباب سے پھر درخواست کرتا ہوں۔ کہ عاجز کی کامل صحت کیواسطے دعا کرتے رہیں

(حضرت مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ

139

آرائش جمال باتصویر

(محترمہ وزیر بیگم ضیا ادیب فاضل ایڈیٹر عروزی لیلے کی اصول تالیف)
اس کتاب میں عورتوں کے سنگھار اور جسمانی آرائش کے تمام مشرقی ومغربی طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ دو درجن فوٹو کی خوبصورت تصاویر کے علاوہ زنانہ ضروریات دو سو مجرب نسخے جو تھوڑی لاگت پر گھر میں تیار ہو سکتے ہیں بتائے گئے ہیں۔ کتاب کی خوبی کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ (۱) ملک کے مشہور ڈاکٹر کرنل بھولا ناتھ صاحب آئی ایم ایس سی آئی ای نے کتاب کی نظر ثانی کی ہے اور ایک طویل علمی دیباچہ بھی لکھا ہے۔ (۲) فخر نسواں محترمہ بیگم صاحبہ شاہنواز ممبر گول میز کانفرنس (لنڈن) نے اس کتاب پر تعارفی نوٹ لکھا ہے۔ ہر ذی ہوش بی بی کو چاہئے کہ اپنے پیارے شوہر کو خوش رکھنے کیلئے آرائش جمال کے مطالعہ سے عملی فائدہ اٹھائے۔
قیمت مجلد دو روپے آٹھ آنے بلا جلد دو روپیہ علاوہ محصول
کتب خانہ لطف زندگی قاضی خانہ موچی گیٹ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنگرور میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

غیر احمدی بھی پکار اٹھے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

پہلے دن کی کارروائی

جماعت احمدیہ سنگرور کا سالانہ جلسہ ۱۵ر-۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شہر کے پنچایتی مکان میں منعقد ہوا۔ شہر میں بذریعہ پوسٹر اور دعوتی خطوط جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ پہلا اجلاس ۱۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۸½ بجے شب شروع ہوا۔ جس میں دیگر مذاہب کے لوگ خصوصیت سے آریہ صاحبان تشریف لائے۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے مختلف مثالیں دے کر حاضرین کو بتایا۔ کہ کسی بھی مذہب سے بغض و کینہ نہیں ہونا چاہیئے اور دیگر مذاہب کی ایک سچے محقق کی حیثیت سے تحقیق کرنی چاہیئے۔ اور جس طرح سے ایک عقلمند انسان دونی کے مقابلہ میں اٹھنی کو اور اٹھنی کے مقابلہ میں روپیہ کو اور روپیہ کے مقابلہ میں ایک پونڈ کو ترجیح دیتا ہے۔ اور حاصل کرتا ہے اسی طرح ہر ایک مذہب کے پیرو کو چاہیئے۔ کہ وہ اگر مذہب اسلام میں اپنے دھرم کی نسبت زیادہ خوبیاں اور اوصاف دیکھے تو اسے اختیار کرلے۔

آپ کی اس مختصر مگر جامع تقریر کو بہت پسند کیا گیا اور تمام پبلک نے نہایت مسرت اور انبساط سے چیئرز دے کر خراج تحسین ادا کیا۔ اس کے بعد گیانی عباد اللہ صاحب نے قرآن مجید اور وید مقدس کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا۔ کہ وید مقدس کی تعلیم قرآن مجید کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کرسکتی۔ آپ کے دلائل کو قوی سمجھتے ہوئے بہت سے آریہ دوستوں نے نوٹ کئے۔ تا وہ اپنے کسی پرچارک سے ان دلائل کے متعلق دریافت کرسکیں۔

دوسرے دن کی کارروائی

دوسرا اجلاس ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء صبح ۸½ بجے شروع ہوا۔ مولانا غلام رسول صاحب نے ان اعتراضات کے جواب میں مکمل و مدلل تقریر فرمائی۔ کہ جو آریہ پرچارک اسلام اور قرآن مجید پر کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی فاضلانہ تقریر سے پبلک پر خصوصاً مسلمانوں پر وجد کا عالم طاری تھا

اشتہار میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو شام کے ۲ بجے سے ۶ بجے تک ہر ایک صاحب مبلغین کے پاس تشریف لاکر اختلافی مسائل کے متعلق استفسار کرسکتے ہیں۔ اس اعلان کے بموجب شام کو بعض آریہ دوست تشریف لائے۔ اور گھنٹہ سوا گھنٹہ اپنے ان اعتراضات کا جو وہ گھر سے نوٹ کرکے لائے تھے جواب دریافت کرتے رہے۔

تیسرا اجلاس ۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کی شب کو ۸½ بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں سکھ صاحبان خصوصیت سے زیادہ تشریف لائے۔ گیانی عباداللہ صاحب نے سکھ مسلم اتحاد پر محققانہ تقریر کی آپ کی تقریر کو سن کر مسلم اور سکھ صاحبان بہت محظوظ ہوئے۔ تقریر کے بعد صدر صاحب کی طرف سے سوال کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس پر ایک معزز سکھ نے کھڑے ہوکر گیانی صاحب کا تمام سکھوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے نہایت اہم وقت پر بہت پریم اور عمدگی سے تقریر فرمائی ہے جس کے سننے میں آپ کا دھن یاد کرتا ہوں اس کے بعد صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولانا راجیکی صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں کہ آپ نے بتایا کہ خدا تعالےٰ کی واحد ذات کو اور اس کے رسولوں کو کن معیاروں سے پہچانا جاتا ہے اور ثابت کیا۔ کہ عیسائی صاحبان جس یسوع کے اور ہندو دوست جس کرشن کے اور مسلمان جس مہدی اور مسیح کے منتظر ہیں۔ وہ مرزا غلام احمد صاحب ہی ہیں۔

چند اعتراضات کے مدلل جواب

اس موقع پر ایک ملا منظور احسن صاحب نے فتنہ پھیلانے اور لوگوں کو مشتعل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ تقریر کے اختتام پر ملا صاحب مذکور کو اعتراض کرنے کی اجازت دی گئی۔ تو آپ نے دو اعتراض پیش کئے۔ جس سے مسلمان حاضرین کو بھی شرم محسوس ہوتی تھی۔ مثلاً کسوف خسوف کی حدیث سے عجیب و غریب استدلال کیا کہ چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن لگے گا۔ اور لفظ مسیح موعود کو جو احمدیوں کی زبان زد عام ہے۔ کسی جگہ حدیث میں دکھاؤ تو منہ مانگا انعام پاؤ۔ نیز یہ کہ مرزا صاحب کی کامیابی اور آپ کی جماعت کی ترقی کا جو معیار ان کی صداقت کے لئے پیش کیا جاتا ہے وہ علی محمد باب کے فرقہ بہائی پر بھی صادق آتا ہے۔ مولانا راجیکی صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن لگنا خلاف عقل ہے۔ پہلی تاریخ کا چاند تو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ کی رو سے پہلے ہی سوکھی ہوئی کھجور کی ٹہنی کی طرح ہوتا ہے۔ عوام کو تو نظر بھی نہیں آتا۔ ایسی حالت میں اگر گرہن لگے بیگانے تو کیا اپنوں کے لئے بھی باعث نشان نہیں ہوسکتا۔ پھر اگر پہلی رات کے چاند کو گرہن لگنا ہوتا تو حدیث میں لفظ ہلال آتا۔ نہ کہ قمر اہل علم کے نزدیک پہلی رات کا چاند قمر نہیں ہوتا بلکہ ہلال کہلاتا ہے علاوہ ازیں یہ استدلال نہ صرف خلاف عقل اور خلاف علم ہے اور خلاف منشائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بلکہ آپ کے بزرگوں کے اقوال کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ مولوی محمد لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں اس سے یہی مفہوم لیا ہے۔ ح

تیرھویں چند ستائیسویں سورج گرہن ہوسی اس سالے

دوم۔ علی محمد باب کا قضیہ اس کے متعلق آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس نے دعوئی نبوت غیر شرعی نہیں کیا۔ وہ تو قرآن مجید کی شریعت کو منسوخ قرار دیتا اور دعوئی الوہیت کا مدعی ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کے نزدیک قرآن مجید کا یہ معیار وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ صحیح نہیں ہے اور جھوٹوں پر بھی صادق آجاتا ہے تو آپ قرآن مجید سے کوئی ایک ایسا معیار پیش کریں۔ جس کی رو سے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو تسلیم کیا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے اور چیلنج ہے کہ ہم اسی معیار کی رو سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت بالصراحت ثابت کر دکھائیں گے۔

سوئم۔ لفظ "موعود" کا مطالبہ بھی آپ کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث نے ایک مسیح کے آنے کا وعدہ دیا ہے۔ پس جس کا وعدہ دیا گیا ہو۔ اسے اہل علم لفظ موعود کے نام سے مخاطب کرتے ہیں۔ نہ کہ کچھ اور۔

حضرت مولانا کے جوابات اس قدر مدلل تھے۔ کہ ہندو سکھ صاحبان نے اکثر چیئرز دیئے۔ سمجھدار حاضرین نے جہاں حضرت فاضل راجیکی کی وسعت علمی کا اقرار کیا۔ وہاں مولوی منظور احسن صاحب کی فتنہ انگیزی سے نفرت کا اظہار کیا۔

الغرض جماعت احمدیہ سنگرور کا جلسہ نہایت خیر و خوبی سے ختم ہوا اور منکران احمدیت سے کہلوا دیا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

(نامہ نگار)

پائلکس کیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ ہے۔ کہ باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں ایسے لوگ اختیار دیں کہ ان کے بچوں کو ایک خاص رنگ۔ اور خاص طرز میں رکھا جائے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید جاری فرمایا۔ اس میں فی الحال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء ہی داخل ہیں۔ ان کو حضور کی ہدایات کے مطابق دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دیجاتی ہے۔ نگرانی کے لئے سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ پانچ ٹیوٹر ہیں۔ جو ان کو سٹڈی میں امداد دیتے ہیں۔ اور نمازوں۔ درس۔ کھیل وغیرہ کی نگرانی کرتے ہیں نیز بازار سے اشیاء وغیرہ خریدنے کے وقت ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔

بورڈنگ ہاؤس کے اندر خاطر خواہ طبی انتظام ہے۔ ایک چھوٹی سی ڈسپنسری ہے۔ اور ہمدرد اور کوالیفائڈ ڈاکٹر انچارج ہیں۔

دینی تعلیم کے لئے طلباء کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تین گروپ قرآن کریم باترجمہ پڑھتے ہیں۔ اور تین گروپ بچوں اور نووارد طلباء کے ہیں۔ جو قاعدہ یسرنا القرآن یا ناظرہ قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ علاوہ ازیں حدیث بخاری اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔

دنیاوی تعلیم کیلئے خدا کے فضل سے اچھی توجہ دیجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال بورڈنگ ہاؤس میں سے ۲۶ لڑکے امتحان میٹریکولیشن میں شامل ہوئے تھے جن میں سے ۲۵ پاس ہوئے۔ بورڈنگ قدیم کیطرح کھانے کے درجے نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ایک ہی درجہ ہے جو گزشتہ اول اور دوم کے بین بین ہے آجکل بورڈروں کی تعداد سوا سو ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی تحریک کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ سکرٹریان تحریک جدید و دیگر عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلاکر زیادہ سے زیادہ طلباء قادیان میں بھیجیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

خاکسار۔ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید

بائیوکیمک کی مکمل کتاب

چشمہ شفاء

مصنفہ ڈاکٹر اے۔ ایچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اسکے موجد کے حالات زندگی۔ خواص الادویات۔ تجربات علاج الامراض۔ اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳/۸/۰ علاوہ محصول ڈاک مجلد چار روپے معہ محصول۔ دیگر ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہیں فہرست مفت طلب کریں۔

سیلائم ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

وصیتیں

نمبر ۵۲۴۵ منکہ سعیدہ خانم زوجہ ملک حبیب حسن صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ ۵۰۰/۰ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

زیور طلائی کلپ وزنی دس ماشہ ۳۲/۰ روپے کانٹے طلائی پندرہ ماشہ وزنی ۵۱/۰ روپے برتن ۴/۰ کل میزان ۶۱۷/۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کے حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی جائیداد یا کوئی رقم حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ منہا کر دیجائیگی۔ اگر میری کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الامتہ: سعیدہ خانم۔ گواہ شد: ملک حبیب حسن احمدی خاوند موصیہ دار الفضل۔

گواہ شد: محمد عبداللہ احمدی مولوی فاضل اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری قادیان۔

نمبر ۵۲۴۶ منکہ خیر النساء زوجہ سید فضل الرحمٰن صاحب فیضی قوم قریشی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن منصوری ضلع ڈیرہ دون صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری حسب ذیل جائیداد ہے۔

مہر دو ہزار روپے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور ڈیڑھ ہزار روپیہ کا۔ میں اس ساڑھے تین ہزار روپیہ کی جائیداد کے دسویں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ خیر النساء کمرشیل ہوس کوہ منصوری۔

گواہ شد:۔ سید فضل الرحمٰن فیضی خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان۔

١٦٥

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بنکر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عام) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس ۵۰ روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ بیلنے۔ انجن۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

اصلی اور نقلی مال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرناطہ یکم نومبر۔ کل جزائر غرب الہند میں بادو باراں کا ایک قیامت خیز طوفان آیا۔ جس کی نظیر ۱۹۲۱ء سے اس وقت تک نہیں ملتی۔ متعدد مکانات منہدم ہو گئے مالی اور جانی نقصانات کی بھی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جزیرے کا صدر مقام سینٹ جارج ہے۔ جو اس طوفان کی وجہ سے جزیرہ کے باقی ماندہ حصوں سے بالکل علیحدہ ہو گیا ہے۔ طوفان کے نتیجہ میں پلوں اور ٹیلیفون کے تاروں کا نام و نشان گم ہو گیا ہے۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس طوفان سے ۴ ہزار پونڈ کا نقصان ہوا ہے۔ مجروحین کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ اور مصیبت زدہ اشخاص کی امداد کے لئے کوشش کی جا رہی ہے مسمار شدہ عمارتیں ہولناک منظر پیش کر رہی ہیں۔

بنوں یکم نومبر۔ قبائلی علاقہ سے ایک بم پھٹنے کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دھماکا اس وقت عمل میں آیا۔ جب کہ بم بنایا جا رہا تھا بم پھٹنے سے ایک وزیری مجروح ہو گیا ہے۔ اس کا چہرہ جھلس گیا ہے۔ آنکھیں اندھی ہو گئیں اور ہاتھ کٹ گیا ہے۔ تحقیقات شروع ہے۔

سری نگر یکم نومبر۔ سری نگر میں واردھا ایجوکیشن سکیم کی ترویج کے لئے ایک ٹریننگ سکول قائم کیا گیا ہے۔ آج ڈائرکٹر محکمہ تعلیم نے اس کی رسم افتتاح ادا کی۔

بھوپال یکم نومبر۔ آج شام بھوپال میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نواب صاحب بھوپال کی دوسری صاحبزادی کی شادی نواب صاحب پٹودی سے ہونی قرار پائی ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ آج مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ حکومت بسرعت ممکنہ اطالیہ اور برطانیہ کے معاہدہ کو نافذ کر دے گی۔

یروشلم ۳۱ اکتوبر۔ حکومت نے تمام مقامی اخبارات پر سنسر بٹھا دیا ہے اور صرف اپنی مقامی خبروں کی اشاعت کی اجازت دی ہے۔ جو حکومت کی مصدقہ ہوں۔ حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف بطور احتجاج فلسطین کے تمام اخبارات نے پندرہ دن کے لئے اپنے اخبارات کی اشاعت روک دی ہے۔ تمام نواحی عرب ممالک اور مشرقی ممالک کے تمام اخبارات کے نام بحری تار ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ کہ اس عرصے میں وہ اپنے اخبارات فلسطین نہ بھیجیں۔

شنگھائی یکم نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک نے چینیوں کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے جو ۴ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس اعلان میں اہل چین سے درخواست کی گئی ہے کہ مقابلہ جاری رکھیں۔ اور دشمن کو چین نہ لینے دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کی مدافعت کے لئے چین کے مختلف صوبوں میں مدافعانہ سرگرمیاں دو چند کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

لاہور یکم نومبر۔ لدھیانہ کی اطلاع ہے کہ کل تین بجے بعد دوپہر مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی کو پولیس نے لدھیانہ میں گرفتار کر لیا۔ ۱۹۳۷ء میں انہوں نے لدھیانہ میں ایک تقریر کی تھی۔ اور اس تقریر کی بنا پر انہیں کیلاش پور ضلع سہارنپور میں گرفتار کر کے لدھیانہ لایا گیا۔ اور ایک مقامی عدالت میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت نے انہیں بری کر دیا۔ حکومت نے عدالت ماتحت کے فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں اپیل کی جو منظور کر لی گئی۔ اس لئے اب دوبارہ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

شنگھائی یکم نومبر۔ شمالی چین کی جنگ سے متعلق آمدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ماؤنٹ وو تائی شے کے قریب جاپانیوں نے ۵۰ ہزار چینی کمیونسٹ فوج تباہ کر دی ہے۔

نئی دہلی یکم نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمپنی باغ کی منہدم شدہ عمارت کے سلسلہ میں ستیہ گرہ کرنے کے الزام میں جن رضاکاروں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ۴۳ کو آج چار چار ماہ قید کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

شنگھائی یکم نومبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ کینٹن ابھی تک ویران پڑا ہے۔ برطانوی اور غیر ملکی آبادی سخت مصیبت میں مبتلا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ "بحری ڈاکوؤں" کی صورت میں ایک تازہ مصیبت نمودار ہوئی ہے۔ ہزاروں شکست خوردہ چینی فوجی اب گروہوں میں بٹ کر دیہات میں ڈاکے ڈالتے پھرتے ہیں۔ اور عوام الناس کے لئے سخت مصیبت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

مدراس یکم نومبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے پروفیسر کے۔ جی۔ رنگا ممبر مرکزی اسمبلی کو صوبہ سرحد اور کشمیر جانے کے لئے پنجاب سے گزرنے کی اجازت دے دی ہے۔

کوئٹہ یکم نومبر۔ آج بعد دوپہر پربھات ٹاکیز کوئٹہ میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ کے طور پر فلم۔ مشینری اور سینما ہاؤس کا تمام فرنیچر جل گیا۔ پانی کی قلت کی وجہ سے فائر بریگیڈ والے کچھ نہ کر سکے نقصان کا اندازہ ۲۵ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔

یروشلم یکم نومبر۔ کل انگریز فوجوں کی حیفہ اور نابلس میں مسلح گروہوں سے لڑائی ہوئی۔ جس میں کئی عرب مارے گئے۔

برلن ۳۱ اکتوبر۔ ڈاکٹر گوبلز نے آج وائمر میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "جرمن قوم دنیا کی ایک نوخیز طاقت کی حیثیت میں ایک ہاتھ میں ہر ہٹلر کی تصنیف "میری کشمکش" اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لئے آگے بڑھ رہی ہے۔

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ بہت سے سرکردہ مصریوں کا خیال ہے۔ کہ ہٹلر موصل حیفہ کی پائپ لائن پر قبضہ کرنے کے لئے فلسطین کے عربوں کی امداد کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری سفیر حکومت عراق کو اس خطرہ سے آگاہ کرنے کے لئے عراق روانہ ہو گئے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہٹلر یہ بھی مطالبہ کرے کہ مصر کو نہر سویز کے اردگرد کے علاقہ کی حکومت سے محروم کر دیا جائے۔

بنگہ ۳۱ اکتوبر۔ ہسپتال میں ایک تیس سالہ نوجوان کا اپریشن کیا گیا۔ جس پر اس کے گردے سے پانچ چھٹانک پتھری نکلی۔ مریض پانچ روز بعد مر گیا۔

لاہور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ریلوے ایڈمنسٹریشن نے ریلوے کے محکموں کی ازسرنو تخفیف شروع کر دی ہے کمرشیل سٹاف کے بہت سے ملازمین کو حال ہی میں ملازمتوں سے جواب مل چکا ہے ٹیکنیکل کام کرنے والے مستریوں کے گریڈ گھٹائے جا رہے ہیں۔ اور انہیں پہلے سے آدھی آدھی اجرتیں پیش کی جا رہی ہیں۔ جو مزدور تنخواہوں اور اجرتوں کے نئے سکیل پر کام کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں نوکری سے فوراً جواب مل جاتا ہے۔

لاہور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا آرین لیگ نے ہندوستان بھر کے آریہ سماجی ہندوؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں ذات پات نہ لکھوائی جائے۔

نئی دہلی یکم نومبر۔ "سٹیٹسمین" کی اس افواہ کی سرکاری حلقوں میں تردید کی جا رہی ہے۔ کہ وائسرائے ہند گاندھی جی کو ۱۰ نومبر کو ملاقات کی دعوت دیں گے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس موقع پر اس قسم کی تاریخی ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔

لنڈن یکم نومبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں چیکوسلاویکیہ کے پناہ گزینوں کے سوال کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ گورنمنٹ نے چیکوسلاویکیہ کے ۵ سو لیڈروں کو جو اگر وہاں رہتے تو خطرہ میں ہیں عارضی طور پر برطانیہ میں آنے کی اجازت دیدی ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی